رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

169

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

۱۸ شوال ۱۳۷۶ھ

یوم یک شنبہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۹ ہجرۃ ۱۳۳۶ ہش | ۱۹ مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۱۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

" ضعف کی شکایت ہے "

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل یہاں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

ایرانی مجلس کی میعاد اور ارکان کی تعداد میں توسیع

مجلس کی میعاد دو سال سے بڑھا کر چار سال اور ارکان کی تعداد ۱۳۶ سے بڑھا کر ۲۰۰ کر دی گئی

تہران ۱۸ مئی۔ ایرانی مجلس نے ملکی آئین میں ایک اہم ترمیم کر کے مجلس کی میعاد اور ارکان کی تعداد میں توسیع کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ترمیم کے تحت مجلس کی میعاد دو سال سے بڑھا کر چار سال کر دی گئی ہے۔ اسی طرح مجلس کے ارکان کی تعداد میں ۶۴ ممبران کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ارکان کی موجودہ تعداد ۱۳۶ ہے۔ آئندہ مجلس دو سو ارکان پر مشتمل ہو گی۔ علاوہ ازیں اس ترمیم کی رو سے شہنشاہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اگر چاہیں تو کسی اقتصادی بل کو دوبارہ غور کے لئے مجلس میں بھیج سکتے ہیں۔

تونس میں سر پرستر کو فرانس کے حامی عناصر سے پاک کرنے کی مہم

پولیس کے پانچ سو ملازمین کو یکدم فارغ کر دیا گیا

تونس ۱۸ مئی۔ تونس میں سرپرستر کو فرانس کے حامی عناصر سے صاف کرنے کی مہم زور شور سے جاری ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پولیس کے پانچ سو ملازمین کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ ان میں عام سپاہیوں کے علاوہ بعض افسر بھی شامل ہیں۔ اس سے قبل کئی اور محکموں میں بھی تطہیر کی جا چکی ہے۔ تونس کے وزیر اعظم جناب حبیب ابو رقیبہ نے کل پولیس کی تطہیر کے سلسلہ میں ایک بیان میں کہا۔ اگر ان عناصر کو پولیس سے علیحدہ نہ کیا جاتا۔ تو یہ محب وطن لوگوں پر ظلم ہوتا۔

نابلسی کابینہ کے دو نوں وزیروں کو رہا کر دیا گیا

عمان ۱۸ مئی۔ نابلسی حکومت کے جن دو وزیروں کو اردن کی حفاظتی فوج نے گرفتار کر لیا تھا۔ انہیں اب رہا کر دیا گیا ہے۔ ان پر بلوے کرانے کا الزام تھا۔ فوجی عدالت نے جن چار اشخاص کو غداری کے الزام میں پھانسی کی سزا دی ہے۔ ان کے متعلق اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انہیں آئندہ منگل کے روز برسرعام پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔

عراق اردن کو مالی امداد دے گا

بیروت ۱۸ مئی۔ آزاد فرانس پریس نے بیروت سے اطلاع دی ہے۔ کہ آئندہ مصر کی بجائے عراق اردن کو مالی امداد دے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں شاہ فیصل اور شاہ سعود نے اردن کے شاہ حسین کو ایک پیغام بھیجا ہے۔

نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت

قاہرہ ۱۸ مئی۔ نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت روز بروز ترقی پر ہے۔ آج سے نہر میں سے روزانہ جہازوں کے دو قافلوں کی بجائے تین قافلے گزرنے شروع ہو جائیں گے۔

کل نہر سے دو برطانوی جہاز بھی گزرے۔ انہوں نے محصول سٹرلنگ میں ادا کیا۔

— ملتان ۱۸ مئی۔ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے ملتان کے بجلی گھر کے لئے بڑی مشینری کی درآمد کا آرڈر دے دیا ہے۔ اس بجلی گھر سے ایک لاکھ ۴۰ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا ہو گی۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۱۸ مئی۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر سردار عبدالرب نشتر اور پانچ دوسرے مسلم لیگی لیڈر آج صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہو گئے وہ وہاں پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ یہ اجلاس آج شام کو ڈھاکہ میں ہو رہا ہے۔

مجلس مذاکرہ علمیہ کا اجلاس

مورخہ ۱۹ مئی بروز اتوار مجلس مذاکرہ علمیہ کا اجلاس ۵½ بجے شام جامعۃ المبشرین میں منعقد ہو گا۔ جس میں جناب خلیفہ صلاح الدین صاحب " دجالیت کی بنیاد سائنس پر ہے یا لا مذہبیت پر " کے موضوع پر مقالہ پیش فرمائیں گے۔ اہل علم حضرات سے شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے۔

(سیکرٹری)

عبدالخالق حسونہ کا عزم بغداد

بغداد ۱۸ مئی۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل جناب عبدالخالق حسونہ عراق کے وزیر اعظم جناب نوری السعید اور وزیر خارجہ جناب برہان الدین باشا یان سے بات چیت کرنے کے لئے آج قاہرہ سے بغداد پہنچ رہے ہیں۔

غیر ممالک کے لئے ۶۲ ارب ڈالر کی امریکی امداد

نیویارک ۱۸ مئی۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد اب تک امریکہ غیر ملکی پروگراموں کے تحت ۶۲ ارب ڈالر کی امداد دے چکا ہے۔ اس طرح ہر امریکی نے اس پر اوسطاً فی کس تین سو ڈالر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ نے اس عرصہ میں درآمد برآمد کے بنک اور اسی طرح کے دوسرے اداروں کے ذریعہ غیر ممالک کو دس ارب ۸۴ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کے قرضے دیے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق امریکہ نے غیر ملکی امداد اور قرضے کے تحت ۴ ارب ۲۰ کروڑ ڈالر دیئے۔ گزشتہ سال تقریباً دو ارب ستر لاکھ ڈالر فوجی امداد کے طور پر دیئے گئے۔ یہ رقم ۱۹۵۵ء کے مقابلہ میں دس فیصد زیادہ ہے۔

آئزن ہاور منصوبہ برطانیہ کی نظر میں

لندن ۱۸ مئی۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل دارالعوام میں کہا کہ مشرق وسطیٰ کے متعلق آئزن ہاور منصوبہ کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کے متعلق روسیوں کے جذبات سے لگایا جا سکتا ہے۔ دارالعوام میں سویز کے متعلق بحث ختم کرتے ہوئے مسٹر میکملن نے کہا۔ حکومت برطانیہ کے نقطہ نظر کے مطابق آئزن ہاور منصوبہ مشرق وسطیٰ کے لئے انتہائی اہم اور مفید ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۱۹؍مئی ۱۹۵۷ء

ایک اور قتل

ایک خبر ہے کہ

"گوجرانوالہ ۱۱؍مئی۔ لورالائی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک شخص نے جامع مسجد کے نوجوان امام کو قتل کردیا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مقتول اور ملزم کے درمیان کئی روز سے یہ بحث جاری تھی۔ کہ آنحضرت صلعم غیب دان نہیں تھے۔ امام مسجد کا کہنا تھا کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالےٰ ہی کو ہے۔ اس کے برعکس ملزم کا خیال یہ تھا کہ آنحضرت صلعم بھی غیب سے واقف تھے۔

اس بحث نے بالآخر تلخ صورت اختیار کرلی۔ اور ایک دن ملزم چھری لے کر مسجد میں آیا جہاں امام رہا کرتا تھا۔ اور دوبارہ یہ سوال دہرایا کہ اب کیا خیال ہے "رسول اللہ بھی غیب دان تھے۔ کہ نہیں" امام مسجد اپنے عقیدے پر ڈٹا رہا۔ جس پر ملزم نے اس پر چاقو سے پے در پے وار کرکے اس کی زندگی کا خاتمہ کردیا۔ اور بعد میں خون آلود چھری لے کر بازار میں آیا۔ اور لوگوں کو بتایا کہ میں نے آج ایک سکھ کا کام تمام کردیا ہے۔

متوفی کے بدن پر زخموں کے انیس نشان تھے۔ ملزم گرفتار کرلیا گیا ہے۔" (نوائے وقت)

اس خبر کی بنا پر احرار کے اخبار "نوائے پاکستان" نے تبصرہ کرتے ہوئے بجا لکھا ہے کہ

"یوں تو آجکل پوری دنیا ہی فتنہ و فساد کی آماجگاہ اور طوفان و شر کا گہوارہ بن چکی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں پاکستان پیش پیش نظر آتا ہے۔ شاید ہی کوئی دن ایسا خالی گزرتا ہوگا۔ جس دن یہاں کوئی نیا فتنہ جنم نہ لیتا ہو اور جس روز فساد کا کوئی نیا شگوفہ نہ کھلتا ہو۔ روزمرہ کی یہ فتنہ انگیزیاں اب اس حد تک خوفناک صورت اختیار کرگئی ہیں۔۔ کہ اب انسانی خون جگہ جگہ پانی کی طرح بہایا جارہا ہے۔ ان میں سب سے افسوسناک مسلمانوں کے باہمی جدال و قتال کے واقعات ہیں۔ ابھی چند دنوں کی بات ہے۔ ریاست بہاولپور میں چار بے گناہ انسانوں کو اس پاداش میں شہید کردیا گیا۔ کہ وہ بریلوی حضرات کے عقائد و نظریات سے اتفاق نہیں رکھتے تھے۔ ان کے خون ناحق سے قاتلوں کے ہاتھ ابھی رنگین ہی تھے۔ کہ لورالائی میں ایک نوجوان امام مسجد کی زندگی کے خاتمے کی خبر موصول ہوئی ہے۔" (نوائے پاکستان ۱۶؍مئی ۱۹۵۷ء)

یہاں تک تو معاصر نے حقیقی خطرہ کو صحیح طور پر محسوس کیا ہے۔ لیکن اس کے بعد معاصر لکھتا ہے کہ

"جدال و قتال کی یہ گرم بازاریاں اس امر کی غماز ہیں کہ ان کے پس منظر ضرور کوئی گہری سازش کارفرما ہے۔ ہمارے ملک کے بعض ارباب اقتدار یہ افسوسناک کھیل اس لئے کھیل رہے ہیں۔ تاکہ وہ دین و مذہب کے نام پر کام کرنے والی تمام اسلام پسند تحریکات کو آسانی کے ساتھ بدنام کرسکیں۔" (نوائے پاکستان ۱۶؍مئی ۱۹۵۷ء)

ہم معاصر کی اس بات سے اس حد تک متفق ہیں کہ ہمارے ملک میں اپنے سیاسی مصالح کے پیش نظر سیاسی لوگ مذہب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں اور بہت ممکن ہے جیسا کہ معاصر نے اشارہ کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے فوائد کے لئے مختلف فرقوں کو لڑا کر فساد فی الارض کی انگیخت کے مرتکب ہوتے ہوں۔ لیکن بہرحال بات وہیں آجاتی ہے۔ کہ یہ ہمارے اہل علم حضرات کا کام ہے کہ وہ فرقہ وارانہ اختلافات کی برداشت کا مادہ اپنے اندر پیدا کریں۔ اور دوسروں کے ہاتھوں آلہ کار بننے سے انکار کردیں۔

ہم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ دردمند اہل علم حضرات اجتماعی طور پر قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین کی وسیع اشاعت اور عوام کے دلوں میں اس کی اہمیت جاگزین کرنے کے لئے مہم کا آغاز کریں۔ اور سب دھندے چھوڑ کر اس وقت تک اس کام کو جاری رکھیں۔ جب تک یہ حقیقی فتنہ فرو نہ ہوجائے۔

نوائے پاکستان میں اس قسم کے خیالات کا اظہار چند روز پہلے بھی کیا جاچکا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بھی اب محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ اس قسم کی شورشیں ملک و قوم کے لئے سخت ضرر رساں ہیں۔ اور قوم کے اخلاق پر نہایت برا اثر کرتی ہیں۔

اذان

چند روز ہوئے "آفاق" میں مشہور اسلامی لیڈر سراج الدین صاحب منیر کا ایک مکتوب شائع ہوا تھا جس میں یہ عجیب و غریب سکھا شاہی مطالبہ کیا گیا کہ اوکاڑہ میں احمدیوں کو اپنی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دینے سے روک دیا جائے۔ نہ معلوم ایسی ذہنیت کس حد تک چلی جائے۔ ویدک دھرم والوں نے شودروں کے کان میں وید منتر کی آواز پڑنے کی سزا کان میں سکہ پگھلا کر ڈالنا مقرر کی تھی۔

مندرجہ بالا مطالبہ سے پتہ لگتا ہے کہ ایسی ذہنیت کا آغاز کس طرح ہوتا ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ جس قریہ سے اذان کی آواز آتی تھی۔ اس کو مامون و محفوظ کردیا جاتا تھا۔ اور اب یہ حالت ہوئی ہے۔ کہ اذان دینا بھی جرم سمجھا جاتا ہے کیا یہ اس قوم کا حال ہے۔ جس کے متعلق علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ہے ؎

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں

اور کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

مشہور روایت ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جب دورہ کرتے ہوئے ایک گاؤں میں پہنچے۔ تو وہاں سکھ سرداروں نے اپنی شکایات میں سے بڑی شکایت یہ پیش کی۔ کہ مولوی صاحب کو بانگ دینے سے روک دیا جائے۔ اس سے ہمارا دھرم بھرشٹ ہوتا ہے۔ مہاراجہ نے مولوی صاحب کو بلا کر پوچھا بانگ کیوں دیتے ہو۔ اس نے بتایا کہ نمازیوں کو خبر کرنے کے لئے کہ نماز کا وقت آگیا ہے مسجد میں آؤ مہاراجہ نے کہا بس اتنی سی بات کے لئے تم ہمارے سرداروں کو تکلیف پہنچاتے ہو اگر ہم اس کا بندوبست کردیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کوئی اعتراض نہیں اس پر مہاراجہ نے سکھ سرداروں سے کہا۔ کہ مولوی آئندہ بانگ نہیں دے گا۔ تم نماز کے وقت تمام نمازیوں کو مسجد میں اکٹھا کردیا کرو۔ اللہ اللہ خیر صلّا سردار لوگ اس منصفانہ فیصلہ پر عش عش کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ لیکن ایک ہی دن میں انہیں معلوم ہوگیا کہ یہ کام تو ناممکن ہے۔ مہاراجہ نے وہیں ڈیرا ڈالے رکھا۔ دوسرے دن ابھی دن چڑھا بھی نہیں تھا کہ گاؤں کے سب سردار لوگ آن حاضر ہوئے۔ اور مہاراجہ سے درخواست کرنے لگے کہ مہاراج مولوی صاحب کو کہدیں کہ وہ بانگ دے لیا کریں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

یومِ خلافت

"یوم خلافت" ۲۷؍مئی کو منایا جائے گا۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے حضرت مولوی صاحب موصوف آیت لیستخلفنھم کے ماتحت فرماتے ہیں

"خلیفہ کا بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ اور میں اس امر میں خود گواہ ہوں۔۔ کہ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے۔" (درس القرآن ص۱۹م)

"یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں۔ اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرادیا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے اور اس کا وجود ضروری ہے۔ امراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ اسے نوٹ فرمالیں۔ اور اس کے لئے تیاری کریں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

"خروج از دائرہ اسلام" سے کیا مراد ہے؟

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۱)

مکرم برادرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور خاکسار اپنے مضامین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تحقیقاتی عدالت والے بیان سے متعلقہ فقرات نقل کرکے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ حضور نے حقیقتاً اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی عدالت میں آپ نے جو بیان دیا ہے۔ اسی کے مطابق آپ پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر مسلمانوں کو باوجود کافر قرار دینے کے عام اصطلاح کے لحاظ سے انہیں مسلمان قرار دیتے رہے اور انہیں مسلمان کے لفظ سے خطاب کرتے رہے چنانچہ میں نے اپنے اس مضمون میں جو اخبار الفضل مورخہ ۲۳ اپریل میں زیر عنوان "منکرین خلافت حقہ کا غلط پراپیگنڈا" "تبدیلیٔ عقیدہ کے الزام کا رد" شائع ہوا ہے۔ تین چار حوالجات ۱۹۵۳ء سے بہت پہلے کے ذکر کئے تھے۔ جن کا منکرین خلافت کوئی معقول جواب نہیں دے سکے۔

غلط بیانیاں

اس وقت میرے سامنے تین منکرین خلافت کے مضامین ہیں۔ جو انہوں نے ... تبدیلیٔ عقیدہ کے متعلق لکھے ہیں (۱) پیغام صلح مورخہ ۱۰ اپریل میں زیر عنوان "کیا یہ تبدیلیٔ عقیدہ نہیں؟" اور پھر پیغام صلح ۱۴ اپریل میں زیر عنوان "کیا یہ عداوت اور بغض ہے؟" ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے دو اداریئے لکھے ہیں اور ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے پیغام صلح ۲۷ مارچ میں زیر عنوان "خطاب بہ اہل ربوہ" اور چیمہ صاحب نے پیغام صلح ۱۲ اپریل میں زیر عنوان "ربوہ میں تبدیلیٔ عقائد" مضامین لکھے ہیں۔ ان مضامین میں سارا زور قلم یہ ثابت کرنے کے لئے صرف کیا گیا ہے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحقیقاتی عدالت کے سامنے جو بیان دیا۔ اس میں آپ نے تبدیلیٔ عقیدہ کی ہے۔ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ درحقیقت اس بیان میں کوئی تبدیلیٔ عقیدہ نہیں ہے۔ اور منکرین خلافت ہمارے مضامین کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکے۔ البتہ غلط بیانیاں ضرور کی ہیں۔

ایک صریح غلط بیانی

صدر منکرین خلافت ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے ایک صریح غلط بیانی کی ہے۔ لکھتے ہیں۔

"آپ میں سے نہایت جوشیلے اور اونچے مبلغ نے اعتراف کیا ہے۔ کہ عقیدہ میں تبدیلی ہوئی وہ اس کی تاریخ ۱۹۳۵ء بتاتے ہیں بہرحال عقیدے میں تبدیلی تو ہوئی۔" (پیغام صلح ۲۷ مارچ)

یہ محض جھوٹ اور افترا ہے۔ کیونکہ نہ مکرم خادم صاحب نے اور نہ خاکسار نے یہ لکھا ہے کہ ۱۹۳۵ء میں تبدیلیٔ عقیدہ ہوئی۔ پس جیسے ہماری تحریر کو جس میں تبدیلیٔ عقیدہ کا ذکر تک نہیں پایا جاتا۔ منکرین خلافت تبدیلیٔ عقیدہ کا اعتراف قرار دے رہے ہیں۔ ایسے ہی وہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عدالتی بیان کو تبدیلیٔ عقیدہ کا اعلان قرار دینے میں غلط بیانی کر رہے ہیں۔

ایک اور غلط بیانی

پیغام صلح ۲۰ مارچ میں یہ شائع ہوا تھا۔ کہ حضور نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو یہ بیان دیا "کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت صاحب کے نہ ماننے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں"

اس کے جواب میں میں نے الفضل مورخہ ۲۳ اپریل میں لکھا تھا۔ کہ یہ ایک بہتان ہے اور بیان کے مندرجہ ذیل فقرات اس بہتان اور ناپاک پراپیگنڈے کی تردید کے لئے کافی ہیں۔

پھر میں نے وہ فقرات درج کئے تھے۔ ان فقرات کو پڑھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ حضور نے اپنے بیان میں یہ کہیں نہیں کہا کہ وہ کافر نہیں۔ بلکہ مسلمان ہیں"

بلکہ آپ نے عدالت کے سوال کے جواب میں کہا کہ مسیح اور مہدی کو نبی کا رتبہ حاصل ہوگا۔ اور مسیح یا مہدی کے ظہور پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو ہے۔ پھر اس سوال کے جواب میں کہ "کیا ایک سچے نبی کا انکار کفر ہے" فرمایا ہاں یہ کفر ہے۔ لیکن کفر دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جس سے کوئی شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے ملت سے خارج نہیں ہوتا"

اس سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک وہ کافر تو ہوتا ہے۔ لیکن امت محمدیہ کے عمومی اور ظاہری دائرہ میں ہونے کی وجہ سے اس پر مسلمان کا لفظ بھی بولا جاتا ہے اور میں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حوالجات دے کر یہ بتایا تھا۔ کہ آپ نے پہلے بھی جب کبھی مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے کافر قرار دیا۔ تو ان کے متعلق یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ وہ امت محمدیہ سے خارج ہیں۔ بلکہ ہمیشہ انہیں مسلمان کے لفظ سے ہی خطاب کیا اس کے متعلق ۱۹۲۷ء کا بھی حوالہ پیش کیا گیا۔ ۱۹۲۹ء کا بھی اور ۱۹۳۵ء کا بھی۔ مگر منکرین خلافت ہیں کہ اپنی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ آپ نے تبدیلیٔ عقیدہ کی ہے۔ اور یہ کہ ہم نعوذ باللہ اس تبدیلی کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں سمجھتے کہ دو نو فقروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر حضور کے انکار کی وجہ سے کافر ہیں۔ مگر امت محمدیہ میں سے ہونے کی وجہ سے عام اصطلاح میں یعنی قومی و رسمی لحاظ سے وہ مسلمان ہیں۔ اور منکرین خلافت آپ کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں۔ کہ آپ نے یہ بیان دیا۔ کہ "وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں" کیا کوئی شخص بقائمی ہوش و حواس ان دو نو فقروں کو ایک قرار دے سکتا۔

"کہ وہ کافر ہیں مگر امت محمدیہ سے خارج نہ ہونے کی وجہ سے عام اصطلاح میں وہ مسلمان ہی کہلائیں گے۔"

اور یہ کہ "وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں" ظاہر ہے کہ دو نو فقروں کا مفہوم ہرگز ایک نہیں ہے۔

صدر منکرین خلافت کا ایک اور افتراء

صدر منکرین خلافت آئینہ صداقت ۱۹۳۵ء کی عبارت لکھ کر پیغام صلح ۲۷ مارچ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ گویا آپ نے غلط عقیدہ میں "اس قدر تشدد کیا۔ کہ خدا پر بھی تقدیم کی۔ یقیناً جس شخص نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی نہیں سنا۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا کے ماتحت خدا اس سے مواخذہ نہیں کرے گا۔ مگر میاں صاحب ہیں کہ انہیں خدا کی دی ہوئی رعایت کی بھی پروا نہیں"۔

یہ صدر منکرین خلافت کا دروغ بے فروغ ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ ایسے شخص سے خدا مواخذہ کرے گا۔ اگر لکھا ہے تو صدر منکرین خلافت آئینہ صداقت سے وہ عبارت نقل کریں۔ مگر وہ نقل کریں گے ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کی کذب بیانی ہے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی عبارت کی تشریح میں لکھا ہے

"چونکہ اسلام کے احکام کی بنا ظاہر پر ہے۔ اسلئے جو لوگ کسی نبی کو نہیں مانتے خواہ اس وجہ سے نہ مانتے ہوں۔ کہ انہوں نے اس کا نام نہیں سنا۔ کافر کہلائیں گے گو خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ مستحق عذاب (یعنی قابل مواخذہ ناقل) نہ ہوں گے کیونکہ ان کا نہ ماننا ان کے قصور کی وجہ سے نہ تھا"۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۱۳۲)

اس عبارت کی موجودگی میں کیا کوئی شخص جس کے دل میں خدا تعالےٰ کا خوف ہو اتنی عظیم الشان غلط بیانی کر سکتا ہے جیسا کہ صدر منکرین خلافت نے کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ منکرین خلافت کا ہی دل گردہ ہے کہ وہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی عداوت میں اندھے ہو کر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور بے دریغ بولتے جاتے ہیں

ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی ڈاکٹر عبدالحکیم سے مشابہت

صدر منکرین خلافت ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے جو مذکورہ بالا اعتراض حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود پر کیا ہے وہ بعینہٖ وہی اعتراض ہے جو مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں کیا تھا۔ اور جس کا جواب دیتے ہوئے حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرمایا۔

"یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افتراء ہے

میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا۔ اس پر فرض ہے کہ وہ ایسی کوئی میری کتاب پیش کرے۔ جس میں یہ لکھا ہے یاد رہے کہ اس نے محض چالاکی سے جیسا کہ اس کی عادت ہے یہ افتراء میرے پر کیا ہے۔ یہ تو ایسا امر ہے کہ بداہت کوئی عقل اس کو قبول نہیں کر سکتی۔ جو شخص مجھے نام سے بھی بے خبر ہے۔ اس پر مواخذہ کیونکر ہو سکتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۸)

اس سے جہاں دونوں ڈاکٹروں یعنی ڈاکٹر غلام محمد صاحب صدر منکرین خلافت اور ڈاکٹر عبدالحکیم میں مشابہت ثابت ہوتی ہے (تشابہت قلوبھم) وہاں حضرت مصلح موعود کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی مشابہت ظاہر ہوتی ہے۔

آئینہ صداقت اور عدالتی بیان

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اور صدر منکرین خلافت اور نائب صدر منکرین خلافت تینوں نے تبدیلئ عقیدہ کے دعوے کے ثبوت میں آئینہ صداقت کی عبارت اور تحقیقاتی عدالت کے بیان کی عبارت کو پیش کیا ہے۔ اور پیغام صلح ۲۷ مارچ و پیغام صلح ۲۴ اپریل ۱۹۵۷ء میں دونو عبارتوں کو اس طرح لکھا ہے۔

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی نہ سنا ہو دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

"کوئی شخص جو مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان نہیں لاتا۔ دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جا سکتا"

(تحقیقاتی عدالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان مطبوعہ دار التجلید لاہور ص ۲۳)

جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح ان دونو عبارتوں کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ہم نہیں سمجھتے کہ قادیانی جماعت میں سب کے سب ایسے کودن اور نا سمجھ لوگ شامل ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں" اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں" کے فرق کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور آیا ان دونو بیانات میں کھلا تضاد ہے یا نہیں؟ فرمایئے ان دونوں بیانات میں کونسی مطابقت پائی جاتی ہے۔"

پیغام صلح ۲۴ اپریل ۱۹۵۷ء

اور صدر منکرین خلافت جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب پیغام صلح ۲۰ مارچ میں مندرجہ عبارتیں لکھ کر رقمطراز ہیں:۔

"اب دونوں عقیدوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلا عقیدہ میاں محمود احمد صاحب کا ہے اور دوسرا عقیدہ حضرت مسیح موعود کا ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا

"ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے۔ کہ میرے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔"

(تریاق القلوب ص ۱۳۰)

تحقیقاتی عدالت والے بیان کی جو عبارت منکرین خلافت نے نقل کی ہے اس سے پہلے کا فقرہ اور سوال چھوڑ دیا ہے جس سے مفہوم خود بخود واضح ہو جاتا ہے۔ کہ "دائرہ اسلام" سے اس جگہ کیا مراد ہے مجلس عمل کے نمائندے نے یہ سوال کیا

"کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب کو ان ماموریں میں شمار کرتے ہیں۔ جن کا ماننا مسلمان کہلانے کے لئے ضروری ہے"؟ آپ نے جواب دیا

"میں اس سوال کا جواب پہلے دے چکا ہوں۔" یہ الفاظ منکرین خلافت نے حذف کر دئے ہیں۔ اور جو آپ نے پہلے جواب دیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور نے اسلام کے دو دائرے قرار دئے ہیں ایک وہ دائرہ ہے جو حقیقی اور کامل مسلمان کا ہے۔ اور دوسرا جو رسمی و اسمی مسلمانوں کا دائرہ ہے۔ ایک مسلمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتا۔ وہ امت محمدیہ کے دائرہ میں رہتا ہے لیکن از روئے حقیقت وہ مسلمان نام کا مستحق نہیں ہوتا۔ اور وہ اس اسلام کے دائرہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ پس آپ کے بیان کا ملخص یہ ہے کہ جہاں کہیں آپ نے "دائرہ اسلام سے خارج" یا "مسلمان نہیں" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس سے آپ کی یہ مراد نہیں کہ وہ ایسے کافر ہیں جو امت محمدیہ سے خارج ہیں۔ چنانچہ تحقیقاتی عدالت میں بیان دینے سے ۱۸ سال پہلے آپ فرما چکے ہیں۔

"میں پھر ایک دفعہ یہ اعلان کر دینا ہوں۔ کہ ہم کفر کے وہ معنے نہیں سمجھتے جو وہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ ہم کافر جہنمی کسی کو نہیں کہتے اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر کافر دوزخ میں جائے گا۔ ہمارے نزدیک کفر کا اطلاق ایک خاص حد کے بعد ہوتا ہے جب کوئی شخص اسلام کو اپنا مذہب قرار دیتا ہے۔ اور قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کو اپنا دستور العمل سمجھتا ہے اس وقت مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقی معنوں میں مسلمان وہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب کامل طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کر دیتا ہے۔ تو گو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں وہ مسلم نہیں رہتا پس کافر کے ہم ہرگز یہ معنے نہیں لیتے کہ ایسا شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں۔ اسے کون کہہ سکتا ہے کہ تو انہیں نہیں مانتا یا کافر کے ہم ہرگز یہ معنے نہیں لیتے کہ ایسا شخص خدا تعالے کا منکر ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خدا تعالے کو مانتا ہوں۔ تو اسے کون کہہ سکتا ہے کہ تو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا۔ ہمارے نزدیک اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کفر ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص حقیقی طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ کافر جہنمی ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ ایک کافر ہو اور وہ جنتی ہو۔ مثلاً ممکن ہے وہ ناواقفیت کی حالت میں ساری عمر رہا ہو اور اس پر اتمام حجت نہ ہوئی ہو۔"

(الفضل یکم مئی ۱۹۳۵ء)

یہی بات آپ نے اپنے مضمون "مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے" میں لکھی ہے جسے آئینہ صداقت میں بھی آپ نے درج کیا ہے فرماتے ہیں

"ہم یو کب کہتے ہیں کہ
ہمارے مخالف کافر باللہ ہیں
لیکن اس میں کیا شک ہے
کہ وہ کافر بالماموریں ہیں۔
کافر کے معنی منکرین کے ہیں"

پھر آپ نے جماعت کو غالباً ۱۹۲۲ء میں ایک خطبہ جمعہ میں یہی نصیحت کی تھی کہ خواہ مخواہ کافر کا لفظ استعمال کرنے سے اجتناب کریں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ ہم کبھی اس مسئلہ کو خود بخود نہیں اٹھاتے۔ اور نہ کسی کو خود کافر کہتے ہیں سوائے اس کے کہ کوئی شخص ہمیں دق کرے اور پوچھے کہ تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ اور پھر بھی کافر کا لفظ ہم ان کی تعریف کے مطابق استعمال نہیں کرتے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

یہ سوال ہمیشہ یا تو احراریوں نے باوجود احمدیوں کو کافر قرار دینے کے اٹھایا یا منکرین خلافت نے چنانچہ جب کبھی فتنہ اٹھتا ہے۔ انہیں اس سوال کو زیر بحث لانے کے لئے گدگدی اٹھتی ہے۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ شاید اس سوال کے اٹھانے سے عام مسلمان ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ لیکن [illegible]

اور لوگ انہیں منافق ہی سمجھتے ہیں۔ موجودہ فتنہ میں بھی . . . . . .

. . . .

انہوں نے فتنہ پردازوں کی حمایت کر کے اور اس فتنہ کی آڑ لے کر پھر ان مسائل پر بحث شروع کر دی۔ پس انہیں اس سوال کے اٹھانے میں مزہ آتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ جب تک وہ خلافت حقہ سے وابستگی اختیار نہیں کریں گے۔ کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوں گے۔ اور ترقی کے دروازے ہمیشہ ان پر مسدود رہیں گے یہ اللہ تعالے کی تقدیر ہے اور کوئی نہیں جو خدا تعالے کی تقدیر کو بدل سکے۔

قسمت میں مری فتح نصیبا تری شکست
کوئی نہیں جو تیری یہ قسمت بدل سکے

(باقی)

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول کا "ڈنر"

۲۴ مئی بروز جمعہ موار یوم خلافت کی تقریب سعید پر نماز مغرب کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے احاطہ میں اولڈ بوائز کا ڈنر ہوگا

جو مقامی اولڈ بوائز اس ڈنر میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنا چندہ صرف ایک روپیہ ۲۵ کی شام تک خاکسار یا خاکسار کے نمائندگان (چوہدری غلام رسول صاحب بی اے بی ٹی۔ چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم اے بی ٹی یا ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد کو ادا کریں۔)

ربوہ سے باہر رہنے والے دوست بھی تاریخ مقررہ تک اپنے ارادہ سے مطلع فرما دیں۔ اس موقعہ پر اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ عہدیداران کا انتخاب بھی شامل ہے۔

(میاں) محمد ابراہیم (ہیڈ ماسٹر)
سیکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن ربوہ

درخواست دعا

برادرم بشیر احمد خان لاہور چھاونی نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

حسن محمد خان عارف
ربوہ

بہائی شریعت کی حقیقت

یہ شریعت دنیا میں شرک اور لامذہبیت پھیلانے کیلئے وضع کی گئی ہے

از مکرم عبدالرشید صاحب ارشد شاہد مربی جماعت احمدیہ کوئٹہ

(۳)

اب غور طلب امر یہ ہے کہ جب ایک شخص بحیثیت ایک جماعت کا سربراہ ہونے کے خود جھوٹ بولتا ہے اور اپنے اتباع کو جھوٹ بولنے کا حکم دیتا ہے کس طرح کوئی عقلمند لقائمی ہوش وحواس اس کا صادق ہونا تسلیم کر سکتا ہے۔ ہاں اگر دنیا کی تمام لغت کی کتب میں کسی وقت صادق کے معنے جھوٹ بولنے والا لکھ دئیے جائیں تو پھر بیشک اہل بہاء کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ایک جھوٹ بولنے والے شخص یا اشخاص پر لفظ صادق کا استعمال کریں۔ لیکن جب تک صادق کے معنے "واقعہ کے موافق" اور کاذب کے معنے واقعہ کے خلاف بیان کرنے والے کے ہیں اس وقت تک واقعہ کے خلاف بیان کرنے والے کو صادق کہنا ساری دنیا کے عام اور مشترکہ آئین کے ماتحت کسی کے لئے کیونکر درست اور جائز ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی بہائی یہ کہے کہ بہاء اللہ صاحب نے خود تو کوئی جھوٹ نہیں بولا صرف اپنے اتباع کے لئے یہ حکم نازل فرمایا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو یہ بات عقل کے ہی منافی ہے کہ جو شخص خود جھوٹ کو ایک منافقانہ لعنت یقین کرتے ہوئے اس سے پرہیز کرتا ہے وہ اپنے متبعین کو جھوٹ بولنے کا حکم دے۔ لیکن اگر امر واقعہ یہی ہے تو بھی جناب بہاء اللہ صاحب کا کاذب ہونا ایسا قطعی اور یقینی امر ہوگا کہ جس میں شک وشبہ کی مطلق گنجائش نہ ہو۔ کیونکہ جو شخص محض حصول مقاصد کے پیش نظر اپنے اتباع کو جھوٹ بولنے کا حکم دیتا ہے اور نسل انسانی میں گمراہی کا بیج بوتا ہے ایسا انسان تو کسی صورت میں بھی صادق اور راست باز نہیں ہو سکتا۔ پس مذکورہ دونوں صورتوں میں سے خواہ ہم کوئی صورت بھی اختیار کریں بہاء اللہ صاحب کسی صورت کے رو سے بھی صادق قرار نہیں پا سکتے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ بہاء اللہ صاحب نے عمداً کذب کو صدق پر ترجیح دیتے ہوئے اس لئے اختیار کیا تھا کہ تا اپنے من گھڑت دعویٰ اور خود ساختہ شریعت کی خامیوں اور کمزوریوں کو پوشیدہ رکھ کر اپنی خواہشات کو پورا کر سکیں۔

اب میں قارئین کرام کی خدمت میں شریعت بہائیہ کے اس حکم کو پیش کرتا ہوں جو مے نوشی کے بارہ میں بہاء اللہ صاحب نے کوئی ایسا صاف اور واضح حکم نازل نہیں کیا جس سے حرمت خمر بوضاحت ثابت ہو بلکہ سابقہ احکام کی طرح ایسا گول مول حکم نازل کیا ہے جسے موم کی ناک کی طرح ہر طرف موڑ کر ہر جائز و ناجائز مقصد کے لئے بسہولت تمام استعمال کیا جا سکے چنانچہ فرماتے ہیں

"لیس للعاقل ان یشرب
ما یذھب بہ العقل ولہ
ان یعمل ما ینبغی للانسان
لا ما یرتکبہ کل غافل مریب"

(شریعت اقدس آیت ۲۵۴)

ترجمہ:۔ دانشور کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کوئی چیز ایسی پیئے جو زوال عقل کا موجب ہو۔ اسے چاہئیے وہ کام کرے جو انسان کے مناسب ہو اور وہ کام نہ کرے جس کا مرتکب ہر غافل اور شکی مزاج ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا اقتباس میں پہلی قابل غور بات "زوال عقل" کی شرط ہے جو بہاء اللہ صاحب نے عقلمند مے نوشوں پر لگائی ہے یعنی بہاء اللہ صاحب نے مے نوشی کرنے والے عقلمندوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ وہ شراب کا ایک وقت میں اس حد تک استعمال نہ کریں کہ جس سے "زوال عقل" کا اندیشہ ہو۔ گویا بالفاظ دیگر مطلب یہ ہوا کہ ہر عقلمند اس حد تک شراب پی سکتا ہے جس سے فتور عقل کا اندیشہ نہ ہو۔

حالانکہ اہل عقل پر یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا کہ مے نوشی کا مقصد ہی تھوڑی دیر کے لئے عقل کو خیر باد کہہ کر اور ہوش و حواس سے پیچھا چھڑا کر ہی لطف اندوزی ہوتا ہے۔ اب ایسی صورت میں شراب خانہ خراب کے استعمال پر "زوال عقل" کی شرط یا تو ایسا شخص لگا سکتا ہے جو خود بے عقل اور جاہل ہو اور یا پھر وہ شخص لگا سکتا ہے جو دوسروں کو بے وقوف اور جاہل بنا کر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہو۔ لیکن پہلی بات اس لئے صحیح نہیں ہے کہ بہاء اللہ صاحب کی زندگی کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص بآسانی اس بات کا اندازہ کر سکتا ہے کہ وہ اتنے کم علم اور کم عقل نہیں تھے کہ وہ اس قسم کی شرط مے نوشی [illegible]

البتہ دوسری بات ضرور صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ درحقیقت اگر غور سے دیکھا جائے تو بہاء اللہ صاحب کے نزدیک مے نوشی جرم نہیں تھا۔ البتہ بہاء اللہ صاحب نے اپنی شریعت کی کتاب "اقدس" کو تصنیف کرتے وقت ایشیائی اور یورپین اقوام کو مدنظر رکھا ہے مے نوشی کو جائز اور اس دنیاوی زندگی میں صحیح لطف اندوزی کے لئے ضروری سمجھتی ہیں۔ اور نیز انہیں یہ بھی نظر آ رہا تھا کہ اس وقت دنیا پر یورپین اقوام کو ہر لحاظ سے غلبہ اور تسلط حاصل ہے۔ لہذا انہوں نے ان بادہ خوار اقوام کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے ان اقوام کی ہمدردی اور تالیف قلوب کے لئے ایسی ذو معنی نصیحت کی جس سے جرم مے نوشی کو اور زیادہ تقویت پہنچانا اور مے نوشوں کی پشت پناہی اور حوصلہ افزائی کرنا مدنظر تھا۔ لیکن چونکہ ایشیائی اقوام خصوصاً مسلمانوں کے جذبات شراب کے سراسر منافی تھے اس لئے ان کی تسکین کے لئے "نامناسب" کا فتویٰ اور "عقل" کی قید لگا دی تاکہ ان کا منہ بند رہے۔ اور ان کے لئے رستہ کھلا رہے۔

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ بہاء اللہ صاحب نے "زوال عقل" کی شرط کے ساتھ اس مقدار کے اندازے کو کہ جس سے "زوال عقل" کا اندیشہ ہو پینے والوں کی عقل پر منحصر رکھا ہے۔ تاکہ ہر ایک اپنی مرضی کے مطابق جتنی اور جس قدر شراب کے متعلق چاہے اس کے موجب زوال عقل نہ ہونے کا فتویٰ دے کر اس کا استعمال کرتا رہے۔ اور ساتھ ہی اس کا دل شریعت کی خلاف ورزی گناہ اور عذاب کے کھٹکا سے بھی محفوظ رہے۔ گویا

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

علاوہ ازیں اس بات کی آخر کیا ضمانت ہے؟ کہ جب ایک شخص بہاء اللہ صاحب کی نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس قدر مے نوشی کرنا شروع کر دے گا جس سے اس کی عقل میں خلل واقعہ نہ ہو وہ آئندہ رفتہ رفتہ اس کا استعمال زیادہ نہیں کریگا کیونکہ جو شخص شراب کو قطعی حرام اور روحانیت کے سراسر منافی سمجھتے ہوئے اسے چھوتا بھی نہیں ہے اس کے متعلق یہ توقع ہرگز نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی وقت یکدم شراب پینا شروع کر دے گا۔ لیکن جس شخص کو یہ کہا جائے گا کہ تمہارے لئے اس قدر شراب کا استعمال جائز ہے جس سے تمہاری عقل میں فتور واقع نہ ہو۔ اس کے متعلق یقینی طور پر یہ توقع بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ رفتہ رفتہ اس کا [illegible] ساتھ اس کا استعمال شروع کر دے گا۔ بلکہ ایسی صورت میں اس بات کا امکان اور بھی زیادہ ہوتا ہے جبکہ اسے یہ بھی علم ہوگا کہ میرے اس فعل بد کے نتیجہ میں جو سزا مجھے ملے گی وہ صرف یہ ہوگی کہ میرے اس فعل پر "نامناسب" اور "بے عقلی کا فعل" ہونے کا معمولی سا فتویٰ دیا جائے گا۔ اس سے زیادہ مجھ پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔

اب قارئین کرام خود اندازہ فرمالیں کہ بادہ خواری جیسے قبیح اور ام الخبائث فعل پر جو کہ انسان کے تقویٰ طہارت اور روحانیت کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ صرف "نامناسب" اور "بے عقلی" کا فتویٰ لگانا اس کو روکنے کے لئے ہے یا دنیا کے مے نوشوں کی حوصلہ افزائی اور باقی دنیا کے کمزوروں کو اس میں ملوث کرنے کے لئے ہے؟ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میں ادیب فاضل کا امتحان دے رہا ہوں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
عزیز احمد ڈیرہ غازی خاں

(۲) مہر محمد وریام صاحب سندرانہ کچھ عرصہ سے ایک پھوڑا کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ میاں نور احمد
سیکرٹری مال ٹھوٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ

(۳) میرا لڑکا حیات عمر ایم۔ بی۔ بی ایس کے دوسرے سال کا سالانہ امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں
محمد سعید احمدی پنشنر ملتان شہر

(۴) خاکسار کے بڑے بھائی خورشید احمد صاحب گھنڈے کے ججہ ضلع سیالکوٹ ایک عرصہ سے بعارضہ ضعف جگر بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
عنایت اللہ صابر کلرک دفتر بیت المال

(۵) میرے بھائی عبدالغفور زاہد کا امتحان ہو رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ گلزار احمد زرگر چنیوٹ

(۶) میں نے ایک رٹ درخواست ہائی کورٹ میں دی ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری محمد حسین ۔ راہوں

(۷) میرا لڑکا منور احمد سعید بی۔اے کا امتحان دے رہا ہے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ روشن دین زرگر اوکاڑہ

(۸) میری خالہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
خلیل احمد لنگر خانہ

تحریک خاص

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر چندہ "تحریک خاص" کا اجراء فرمایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ چندہ لازمی ہوگا "پہلے اسے تین سال کے لئے جاری کیا جائے۔ اگر تین سال کے بعد ضرورت نہ رہے تو اسے بند کر دیا جائے۔ اگر ضرورت رہے تو ایک دو سال کے لئے اور بڑھا دیا جائے"

تیسرے سال کے شروع میں اس چندہ کی شرح نصف کر دی گئی تھی۔ یعنی موصی صاحبان سے ان کی آمد پر دو پیسے فی روپیہ کی بجائے ایک پیسہ فی روپیہ اور دوسرے احباب سے ایک پیسہ کی بجائے نصف پیسہ فی روپیہ۔

چونکہ سال ۵۷-۱۹۵۶ء میں غیر معمولی حالات پیدا ہو گئے تھے اس لئے صدر انجمن کے اخراجات بہت بڑھ گئے اور مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۵۷ء کے مشورہ کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو موجودہ شرح کے مطابق آئندہ سال کے لئے بھی جاری رکھا جائے سب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب سابق یہ چندہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نظارت بیت المال ربوہ

عہدہ داران مال کی خدمت میں ضروری گذارش

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں چندہ جات کا حساب مرکز کے منظور کردہ رجسٹروں یعنی روزنامچہ اور کھاتہ پر نہیں رکھتیں۔ حالانکہ جب تک آمد و خرچ کا حساب روزنامچہ پر نہ رکھا جائے اس وقت تک حساب کی صحت کے بارہ میں تسلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب تک وصولیوں کا حساب انفرادی کھاتوں میں نہ رکھا جائے کوئی مقامی جماعت کسی فرد کے ذمہ بقایا کی صحیح تعیین نہیں کر سکتی

پس نہ صرف کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے ان ہر دو رجسٹروں کے اندراجات مکمل رکھنے ضروری ہیں بلکہ ہر اس شخص کی ذاتی حفاظت کے لئے جس کے ہاتھ میں سلسلہ کا مال آتا ہے یہ امر لازمی اور لابدی ہے کہ سلسلہ کے منظور شدہ رجسٹروں پر باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ روزنامچہ کا باقاعدہ معائنہ کیا کریں اور اپنی تسلی کر لیا کریں کہ ان کی جماعت کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے کہ وہ ۱۵ جون ۱۹۵۷ء سے پہلے اس امر کی تصدیق بھجوا دیں کہ

(۱) آمد و خرچ کا حساب مرکز کے منظور کردہ روزنامچہ پر رکھا جاتا ہے
(۲) انفرادی کھاتہ جات مکمل کئے جاتے ہیں اور
(۳) خود امیر یا پریذیڈنٹ صاحب ہر ماہ حسابات کا معائنہ کر کے روزنامچہ پر اپنے دستخط ثبت کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

قابل توجہ مجالس انصار اللہ

جولائی کے دوسرے ہفتہ میں امتحان ہوگا

احباب انصار اللہ اور مجالس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے قبل ازیں متعدد اعلانات کئے جا چکے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ دونوں رسالے (۱) خلافت حقہ اسلامیہ اور (۲) "نظام اسلامی کی مخالفت اور اس کا پس منظر"۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے خرید کر مطالعہ شروع کر دیں اور ہر دو رسالہ جات کے مسائل مستحضر فی الذہن کر لیں اور امتحان میں شمولیت کے لئے تیار ہو جائیں۔

امتحان میں اعلیٰ کامیاب ہونے والوں کے لئے انعام بھی مقرر ہیں۔ پس ان رسالوں کو بار بار پڑھیں اور یاد رکھیں کہ اصل مقصد ان مسائل کو یاد کرنا ہے جو رسالوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائے ہیں۔ امتحان اور انعام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ کی شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق اراکین سے تین چندے لئے جاتے ہیں اور ان تینوں چندوں کی شرح اس قدر کم ہے کہ ہر رکن نہایت آسانی سے ان میں حصہ لے سکتا ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ مجلس مرکزیہ اپنے پروگرام کو وسعت دے کر مفید کام کر سکے تو ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ باقاعدگی سے انصار اللہ کی مالی تحریکات میں شامل ہو۔ انصار اللہ کے تین چندے یہ ہیں:۔

ماہوار چندہ:۔ آمد پر آدھ پائی فی روپیہ کے حساب سے بشرطیکہ ۲؍ سے کم نہ ہو۔

چندہ تعمیر:۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن تین سال کے لئے اور جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ نائب صدر محترم کی تحریک ایک سو روپیہ فی کس میں شامل ہوں۔ لیکن ایک روپیہ سالانہ تو ہر رکن سے چاہیئے۔ وہ سو روپیہ کی تحریک میں بھی شامل ہوئے ہوں ضرور لیا جائے گا۔

چندہ سالانہ اجتماع:۔ بارہ آنے سالانہ

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ" ارسال فرمایا کریں۔

ہر ایک رقم واضح طور پر معہ پتہ معطی بمد پنج سالہ سکیم تعلیمی قرض حسنہ بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ آنی چاہیئے۔

ناظر تعلیم۔ ربوہ

اعلان

حکیم ناظر حسین صاحب، محمد رمضان صاحب ساکنہ گدیاں، کوٹ پنڈا۔ ضلع سیالکوٹ اگر خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً نظارت امور عامہ ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو انہیں اس اعلان سے آگاہ فرما کر ان کے پتہ سے نظارت ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔ ربوہ

جنوب مشرقی ایشیائی ادارے کی بحری مشقوں پر اظہار اطمینان

ہنگامی حالات کے لئے تیاری مقصود تھی (کمانڈر رابرٹس کا بیان)

بنکاک ۷ مئی۔ پچھلے دنوں تھائی لینڈ کے قریب جنوب مشرقی ایشیائی دفاعی تنظیم سیٹو کی جو بحری مشقیں ہوئی تھیں۔ انہیں امریکہ کے مبصر کمانڈر رچرڈ ایس رابرٹس نے نہایت کامیاب قرار دیا ہے۔

انہوں نے کہا مشترک بحری بیڑے کی منظم نقل و حرکت دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ تمام جہاز کئی مہینوں سے ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ان مشقوں کی افادیت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کمانڈر رابرٹس نے کہا ہے۔

ان مشقوں کا مقصد یہ تھا کہ سیٹو کے ایک مشترک بحری بیڑے کو ہنگامی حالات میں ابتدائی اسلحہ اور آب دوزوں کے خلاف کارروائی کی تربیت دی جائے۔ چنانچہ دو دن مل جل کر کام کرنے کے بعد اس بیڑے کے جہازوں میں پیغام رسانی اور رابطہ کی کوئی مشکل باقی نہیں رہی تھی اور یہ مشقیں اس لحاظ سے قطعی کامیاب رہیں کہ بحری ذرائع سے سیٹو کے علاقے کا دفاع کیا جاسکتا ہے۔

نہر سویز میں دو جہازوں کی ٹکر

پورٹ سعید ۷ مئی۔ ناروے کا بارہ ہزار سات سو ٹن کا تیل بردار جہاز ڈیسپیس اور یوگوسلاویہ کا ۱۲ سو ٹن کا ایشیو ڈرینا آج جنوب کی طرف سے نہر سویز میں داخل ہوتے وقت ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ معلوم ہوا ہے "ڈرینا" آہستہ آہستہ نہر میں ڈوب رہا ہے۔ تاہم نہر کے حکام نے اسے ڈوبنے سے بچانے کے لئے اس کے ساتھ رسے باندھ دیئے ہیں۔ دونوں جہاز آج نہر میں داخل ہونے والے تھے۔

برطانوی ایٹمی تجربہ

لندن ۷ مئی۔ برطانوی وزارت سپلائی کے اعلان کے مطابق برطانیہ نے کل وسطی بحرالکاہل میں اپنے پہلے ہائیڈروجن بم کا تجربہ کیا۔ یہ دھماکہ جزیرہ کرسمس میں برطانیہ کے موجودہ ایٹمی دھماکوں کے سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔

مشرقی جرمنی میں بغاوت

لنڈن ۷ مئی۔ مشرقی جرمنی کے سرکاری حلقوں نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے مشرقی برلن میں یونیورسٹی طلبہ کی ایک بغاوت کچل دی ہے۔ اس "بغاوت" کی تفاصیل نہیں بتائی گئیں۔

حجاج کے لئے نائیجیریا کا طبی وفد

لاگوس ۷ مئی۔ مکہ معظمہ میں حجاج کی طبی امداد کے لئے نائیجیریا کے طبی وفد کا ہراول دستہ کل یہاں سے روانہ ہو گیا۔ یہ وفد سرکاری ہے۔ پچھلے سال بھی ایک وفد مکہ مکرمہ گیا تھا۔

ہراول دستہ لاگوس سے ادویات کا ایک ذخیرہ لے کر روانہ ہوا ہے۔ وفد کے باقی ارکان یکم جون کو حجاج کے پہلے قافلے کے ہمراہ بذریعہ طیارہ جدہ جائیں گے۔ نائیجیریا کا طبی وفد دو ڈاکٹروں اور نرسوں ایک دوا ساز۔ ایک ڈسپنسر اور ایک منتظم پر مشتمل ہے۔

لنکا علاقائی سمندر کی حد مقرر کریگا

کولمبو ۷ مئی لنکا نے اپنے علاقہ کے سمندر کی حد مقرر کرنے کا فیصلہ کل یہاں تینوں فوجوں کے اعلیٰ کمانڈروں اور محکمہ دفاع کے افسروں کی ایک کانفرنس میں کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت وزیر اعظم مسٹر بندرا نائیکے نے کی۔ حکومت لنکا عنقریب ایک اعلان میں علاقائی سمندر کی حد ماہی گیری کے حقوق۔ اور دوسرے متعلقہ معاملات کی وضاحت کرے گی

حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا اگر اس اعلان سے کوئی جھگڑا پیدا ہوا تو اسے بین الاقوامی ضابطہ کے تحت طے کیا جائے گا۔

حکومت لنکا نے یہ فیصلہ ہندوستان کے اس اعلان کے بعد کیا ہے کہ ہندوستان کے علاقائی سمندر کی حدود تین میل بڑھا دی گئی ہے۔

مویشیوں کے منہ اور کھر کی بیماریوں کے ازالے کا وسیع پروگرام

ولندیزی ماہر کی سفارشات پر مرکز کھولے جائیں گے

کراچی ۷ مئی۔ پاکستان میں مویشیوں کو آئے دن کی مختلف قسم کی بیماریوں سے بچانے کے لئے حکومت جو وسیع پروگرام تیار کر رہی ہے۔ نیدرلینڈ کی حکومت نے اس کی تکمیل کے لئے زبردست امداد دینے کا منصوبہ مرتب کر لیا ہے۔

اس سلسلے میں نیدرلینڈ کے محکمہ پرورش حیوانات کے ماہر ڈاکٹر ڈی بکوار نے پچھلے ہی دنوں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ انہوں نے چار ہفتے تک ہر شہر اور اہم مرکز کا معائنہ کیا۔ موصوف نے اس کے بعد جو سفارشیں پیش کیں۔ حکومت پاکستان انہی کی بناء پر مویشیوں کو مختلف بیماریوں سے بچانے والے ٹیکے لگانے کی مہم از سر نو شروع کر رہی ہے۔ جس کے لئے مختلف مرکز کھولے جا رہے ہیں۔ ان مرکزوں میں جانوروں کے منہ اور کھر کی بیماریوں کے ازالے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ ان مرکزوں کی تنظیم کیلئے پچھلے دنوں نیدرلینڈ کے وزیر زراعت پاکستان آئے تھے۔ تو سفارشات کی تکمیل کے بارے میں ان کے اور حکومت پاکستان کے درمیان تفصیلات طے پائی تھیں۔

ترکیہ و چین کے لئے پارلیمانی وفود کے ارکان

کراچی ۷ مئی۔ پاکستان کے جو دو پارلیمانی وفود اگلے ماہ ترکیہ اور چین جا رہے ہیں ان کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے ترکیہ کا دورہ کرنے والا وفد ۵ جون کو انقرہ روانہ ہو گا۔ اس کی قیادت پارلیمانی رکن مسٹر مظفر علی قزلباش کریں گے۔ وفد میں پارلیمانی رکن مغربی کے علاوہ سید حسن محمود۔ بیگم سروری عظمت اللہ مشرقی پاکستان اسمبلی کی ارکان آمنہ خاتون اور عبدالحمید خاں شامل ہوں گے۔

چین کے لئے وفد ۱۲ جون کو روانہ ہو گا۔ اس کی قیادت مشرقی پاکستان کے وزیر صنعت و تجارت شیخ مجیب الرحمن کریں گے۔ وفد میں مسٹر ایم۔ اے کھوڑو۔ مسٹر لطف الرحمن۔ مسٹر احمد نواز گردیزی۔ سید علمدار حسین شاہ گیلانی مسٹر مظفر احمد۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین۔ مسٹر اورنگ زیب۔ اور مشرقی پاکستان اسمبلی کے ارکان بنگر عبدالحمید اور مہر النساء بیگم شامل ہوں گی

عراق میں شاہ سعود کے قیام کی توسیع

بغداد ۷ مئی۔ سعودی عرب کے حکمران شاہ سعود نے عراق میں چار روزہ سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد کل یہاں کہا کہ ہاشمی اور سعودی شاہی خاندانوں میں دوستی تمام عربوں کے لئے سود مند ہے

بغداد دوستی کونسل کی ایک خاص تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عرب ایک قوم ہیں آج ایسے واقعات رونما ہوئے جن سے عراق کو نقصان پہنچے گا تو کل دوسرے ملکوں بالخصوص سعودی عرب کو بھی نقصان پہنچے گا۔

شاہ سعود نے اب عراق میں قیام طویل کر دیا ہے۔ وہ اب چار دن مزید یہاں غیر سرکاری طور پر قیام کریں گے۔ انہوں نے کل عراقی وزیر خارجہ برہان الدین بہاشایان سے عرب مسائل پر طویل ملاقات اور گفتگو کے بعد اپنا سرکاری دورہ ختم کیا سعودی وزیر خارجہ بھی اس ملاقات میں موجود تھے۔

لنکا اور بھارتی وزرائے اعظم میں کشمیر پر گفتگو

کولمبو ۷ مئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو آج تین دن کے دورے پر یہاں آ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لنکا کے وزیر اعظم مسٹر بندرا نائیکے سے ان کی جو بات چیت ہو گی۔ اس کا ... [illegible]

شام چیکوسلوویکیہ سے مزید سامان خریدے گا

دمشق ۷ مئی شام نے چیکوسلوویکیہ سے مشینوں کی خریداری جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک حالیہ سمجھوتے کے تحت چیکوسلوویکیہ نے شام کو مکمل کارخانوں کی مشینیں مشینی اوزار کپڑا بننے اور چھاپنے کی مشینیں عمارتی سامان موٹر کاریں موٹر سائیکلیں۔ ٹریکٹر اور روزمرہ کے استعمال کا سامان دینے کا وعدہ کیا ہے

شام اس کے بدلے چیکوسلوویکیہ کو کپاس۔ غلہ۔ چمڑا اور زرعی اشیاء بھیجے گا اس سمجھوتے کے تحت دونوں ملکوں میں سائنسی اور ثقافتی تعاون کو بھی فروغ دیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ مغربی جرمنی نے شام سے کافی مقدار میں تمباکو خریدنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

برطانوی ٹوگولینڈ کے لئے داخلی آزادی

نیویارک ۷ مئی۔ اقوام متحدہ کی نگران کونسل نے برطانوی ٹوگولینڈ پر اپنی نگرانی کو رسمی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹوگولینڈ پہلا ملک ہے جسے داخلی آزادی دی گئی ہے۔ یاد رہے پچھلے دنوں ٹوگولینڈ کو گولڈ کوسٹ میں شامل کر کے نئے ملک کا نام گھانا رکھ دیا گیا تھا۔

ہنگری کے حریت پسندوں کا اعزاز

نیویارک ۷ مئی امریکہ کے ایک غیر سرکاری ادارے "فریڈم ہاؤس" کی طرف سے ہر سال جو "انعام آزادی" دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اسسال ہنگری کے محبان وطن کو مستحق قرار دیا گیا ہے۔ فریڈم ہاؤس ۱۹۴۱ء میں قائم ہوا تھا۔

کمیونسٹ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کی تقسیم ختم کرنے کے درپے ہیں

اناج کی قلت مصنوعی ہے اور حکومت اسے دور کرنے کا تہیہ کر چکی ہے

ملتان ۱۸ مئی۔ وزیراعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل یہاں عوامی لیگ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اپنے دورہ لاہور میں انتظامی امور خوراک کی صورت حال اور غذائی اجناس کی قیمتوں کے معاملہ پر توجہ دیں گے۔ مسٹر سہروردی نے کل تیسرے پہر ایک جلسہ عام سے بھی خطاب کیا اور اعلان کیا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان دوست نہ بنائے وہ ملک کو کمزور اور بے بس دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ کشمیر اور نہری پانی کے جھگڑوں جیسے معاملات پر کچھ نہ کیا جا سکے۔

مسٹر حسین شہید سہروردی نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا "میں کشمیر کے معاملہ میں جذبات سے کام لینا نہیں چاہتا بلکہ اسے منطقی طور پر آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا وزیراعظم ہند پنڈت نہرو نے مجھ پر الزام عائد کیا ہے کہ میں عوام کے جذبات کو بھڑکا کر برسر اقتدار رہنے کے لئے کشمیر کا مسئلہ زندہ رکھ رہا ہوں۔ اس بارے میں جذبات کا معاملہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں۔ اور آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ مسئلہ جاری رہنا چاہیئے یا نہیں؟

لوگوں نے بلند آواز سے وزیراعظم کے موقف کی تائید کی اور کہا کشمیر کا مسئلہ جاری رہنا چاہیئے۔

ریڈیو پاکستان کے نمائندہ کا کہنا ہے کہ جلسہ عظیم الشان تھا۔ اور اتنا ہجوم گذشتہ چند سالوں میں کسی جلسہ عام میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ ایک اندازے کے مطابق جلسہ میں شریک ہونے والے لوگوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔

وزیراعظم نے الزام عائد کیا، کہ بعض لوگ غیر ملکی سفارت خانوں میں جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ کشمیر کے مسئلہ پر عوام سنجیدہ نہیں۔ آپ نے کہا میں ان لوگوں کو سختی سے خبردار کرتا ہوں کہ وہ ان شر انگیز سرگرمیوں سے باز رہیں ورنہ میں ان کے ناموں کا عام اعلان کر دوں گا"۔

مسٹر حسین شہید سہروردی نے اعلان کیا کہ بین الاقوامی رائے عامہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف کی حامی ہے اور ~~ایک~~ دو کے سوا تمام اسلامی ممالک نے بھی پاکستان کی حمایت کی ہے۔

آپ نے کہا۔ افغانستان کی حکومت اخبارات اور عوام نے بھی کشمیریوں کو حق خود اختیاری دلانے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا "میں افغانستان سے تعلقات کو مزید استوار کرنے کے لئے وزیراعظم افغانستان کی دعوت پر ۲۰ جون کو کابل جا رہا ہوں"۔

برابر طاقت ور ہو رہا ہے۔ پاکستان کی فوج کا دنیا کی بہترین فوجوں میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن ہم کو اب بھی ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو بین الاقوامی معاملوں میں ہماری حمایت کریں۔

مسٹر حسین شہید سہروردی نے داخلی امور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش ہے وہ مسئلہ خوراک ہے۔ اناج کی یہ قلت مصنوعی ہے۔ اور یہ بڑے زمینداروں اور ذخیرہ اندوزوں کی پیدا کردہ ہے۔ آپ نے کہا۔ حکومت اسے دور کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

آپ نے کہا "مشرقی پاکستان میں خوف و ہراس انہی کمیونسٹوں کے ہمنواؤں نے پھیلایا ہے۔ جو مغربی بنگال میں انتخابات قریب قریب جیت چکے ہیں۔ یہ لوگ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کی تقسیم ختم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

برطانیہ اور مصر میں مالی امور پر گفتگو

لندن ۱۸ مئی۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر سلوین لائیڈ نے کل مسئلہ سویز پر بحث کے دوران میں دارالعوام میں بتایا کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان روم میں جو مالی بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں حسب ذیل امور زیر بحث آئیں گے۔ جنگ آف انگلینڈ نے سویز کے متعلق جو خاص حساب کھول رکھا ہے۔ اس کے استعمال میں نرمی۔ (۲) مصر کے سٹرلنگ ذخائر کا اجراء جنہیں کچھ عرصہ ہوا روک لیا گیا تھا۔ (۳) مالی دعاوی کا تصفیہ۔

نسلی امتیاز کے خلاف امریکی عدالت کا فیصلہ

نیو آرلینس ۱۸ مئی۔ امریکہ کے ایک وفاقی جج نے ان تمام ریاستی یا مقامی قوانین کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ جن کے تحت باغات اور کلبوں میں نسلی امتیاز برتا جاتا تھا۔ یہ فیصلہ امریکہ میں نسلی امتیاز کو دور کرنے کی مہم کی کامیابی کی ایک علامت ہے۔ وفاقی جج سکیلی رائٹ نے کہا ہے کہ وہ ان قوانین کا نفاذ روکنے کے لئے مستقل حکم امتناعی جاری کریں گے

معاہدہ بغداد کے رکن ممالک خوراک کا محفوظ ذخیرہ قائم کریں گے

اقتصادی کمیٹی کی فنی امداد۔ تجارت اور قواعد و ضوابط کی سب کمیٹیوں کے اجلاس

کراچی ۱۸ مئی۔ معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی کا اجلاس کل بھی جاری رہا۔ کمیٹی کے تیسرے اجلاس میں جو ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا۔ خوراک کے محفوظ ذخیرے رکھنے۔ تجارتی معاملات۔ شہری ہوابازی اور نشر و اشاعت کے بارے میں غور کیا گیا۔

خیال ہے کہ معاہدہ کے تمام ممبر ملکوں کے لئے شہری ہوابازی کے ایک بین الاقوامی ادارہ میں شمولیت کی سفارش کی جائے گی۔

اقتصادی کمیٹی کے امروزہ اجلاس میں سب کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ ان میں ایک فنی امداد دوسری تجارتی معاملات اور تیسری قواعد و ضوابط کی سب کمیٹی ہو گی۔ کل شام تینوں سب کمیٹیوں کے اجلاس ہوئے۔ تجارتی سب کمیٹی کا اجلاس کچھ دیر پہلے ختم ہوا۔ خیال ہے اس میں خوراک کا ایک ذخیرہ محفوظ رکھنے ممبر ملکوں کے باہمی تعاون اور زراعت کے بارے میں بعض متفقہ سفارشات تیار کی گئیں ان سفارشات پر آج اقتصادی کمیٹی کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ فنی سب کمیٹی اور قواعد و ضوابط کی سب کمیٹی کے اجلاس بھی ہوئے دریں اثنا اقتصادی کمیٹی کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ بات چیت کافی آگے بڑھ چکی ہے

کل رات گئے اقتصادی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے والے نمائندوں نے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق کمیٹی نے ایجنڈے کی منظوری دے دی ہے۔ ایجنڈے میں ان قراردادوں پر غور بھی شامل ہے جو اقتصادی کمیٹی کے ماہرین نے اپنے بغداد کے اجلاس میں تیار کی تھیں ان میں خوراک کے محفوظ ذخیرے کے قیام، زرعی منصوبہ بندی، مویشیوں اور پودوں کی بیماریوں، زرعی ترقی مرکز کے قیام اور رکن ممالک کے مابین تجارت بڑھانے کے منصوبے شامل ہیں